www.global-minbar.com/ur

قیامت کی نشانیاں

پہلا خطبہ:

إن الحمد لله، نحمده، ونستعينه، ونستغفره، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا، وسيئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله۔

برادران اسلام ! آج ہماری گفتگو ایک اہم موضوع پر ہوگی جس کا تعلق غیب سے ہے۔ اور وہ ہے آثار قیامت پر گفتگو۔

اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا ٱلسَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم بَغْتَةً ۖ فَقَدْ جَآءَ أَشْرَاطُهَا ۚ فَأَنَّىٰ لَهُمْ إِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرَىٰهُمْ ﴿١٨﴾ ﴾ [محمد: 18]

"تو کیا یہ قیامت کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ ان کے پاس اچانک آجائے یقیناً اس کی علامتیں تو آچکی ہیں، پھر جبکہ ان کے پاس قیامت آجائے انہیں نصیحت کرنا کہاں ہوگا؟"

اور مشہور حدیث جبریل میں ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"الإيمان أن تؤمن بالله وملائكته وكتبه ورسله، واليوم الآخر، وتؤمن بالقدر خيره وشره"

"ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں اور یوم آخرت نیز تقدیر کے خیر وشر پر ایمان لاؤ۔"

اور حذیفہ بن اسید الغفاری سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ ایک کوٹھری کے سایہ تلے بیٹھ کر باتیں کررہے تھے۔ چنانچہ ہم لوگ قیامت کا ذکر کرنے لگے۔ تو ہماری آواز بلند ہونے لگی۔ تب ہی اللہ کے فرشتے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا: قیامت تب تک نہیں واقع نہیں ہوگی جب تک اس سے پہلے چند آیتیں (نشانیاں) سامنے نہ آجائیں۔ (أبوداود)

اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلسَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَىٰهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ رَبِّى ۖ لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَآ إِلَّا هُوَ ۚ ثَقُلَتْ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً ۗ يَسْـَٔلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِىٌّ عَنْهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ ٱللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٨٧﴾ ﴾[الأعراف: 187]

"یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا؟ آپ فرما دیجئے کہ اس کا علم صرف میرے رب ہی کے پاس ہے، اس کے وقت پر اس کو سوا اللہ کے کوئی اور ظاہر نہ کرے گا۔ وہ آسمانوں اور زمین میں بڑا بھاری (حادثہ) ہوگا وہ تم پر محض اچانک آپڑے گی۔ وہ آپ سے اس طرح پوچھتے ہیں جیسے گویا آپ اس کی تحقیقات کرچکے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ اس کا علم خاص اللہ ہی کے پاس ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔"

اور اللہ تعالی نے فرمایا:

www.global-minbar.com/ur

www.global-minbar.com/ur

﴿ يَسْـَٔلُكَ ٱلنَّاسُ عَنِ ٱلسَّاعَةِۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ ٱللَّهِۚ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ ٱلسَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا ﴿٦٣﴾ ﴾ [الاَحزاب: 63]

" لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے! کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے، آپ کو کیا خبر بہت ممکن ہے قیامت بالکل ہی قریب ہو۔"

اور فرمایا

﴿ يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلسَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَىٰهَا ﴿٤٢﴾ فِيمَ أَنتَ مِن ذِكْرَىٰهَآ ﴿٤٣﴾ إِلَىٰ رَبِّكَ مُنتَهَىٰهَآ ﴿٤٤﴾ ﴾ [النازعات:42 - 44]

" لوگ آپ سے قیامت کے واقع ہونے کا وقت دریافت کرتے ہیں، آپ کو اس کے بیان کرنے سے کیا تعلق؟ اس کے علم کی انتہا تو اللہ کی جانب ہے۔"

اور جب آپ سے وقوع قیامت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اس کے بارے میں پوچھا جانے والا شخص، پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔" (مسلم)

ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ نے فرمایا: وقوع قیامت کے وقت سے متعلق ساری مخلوق کا علم یکساں ہے۔ اور یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالی نے اس کے علم کو اپنے لیے خاص کر لیا ہے۔

امام احمد، ابن ماجہ اور حاکم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ایک حدیث بیان کی ہے، شب اسراء میں میں نے حضرت ابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ علیہم الصلاۃ والسلام سے ملاقات کی۔ فرمایا: کہ سبھوں نے قیامت کا ذکر کیا۔ پھر انہوں نے اس معاملہ کو حضرت ابراہیم کی طرف پھیر دیا۔ مگر انہوں نے کہا کہ مجھے اس کا علم نہیں۔ تب پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی طرف لوٹا دیا۔ تو انہوں نے بھی یہی کہا کہ مجھے اس کا علم نہیں ہے۔اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی طرف پلٹ دیا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ قیامت کی حقیقت وقوع کا پتہ صرف اللہ کو ہے۔ اور میرے رب کی مجھ سے صرف یہ بات ہے کہ دجال کا خروج ہوگا۔ فرمایا: کہ میرے پاس دو مسواک ہوں گی۔ چنانچہ دجال جب مجھے دیکھے گا تو وہ شیشہ کی طرح پگھلنے لگے گا اور اللہ اسے ہلاک وبر باد کر دے گا۔

آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ قیامت کی قربت ونزدیکی پر دال ہیں۔ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ ٱقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِى غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ ﴿١﴾ ﴾ [الاَنبياء: 1]

"لوگوں کے حساب کا وقت قریب آگیا پھر بھی وہ بے خبری میں منھ پھیرے ہوئے ہیں۔"

اور فرمایا آپ کو کیا پتہ کہ کہیں قیامت قریب ہو:

﴿ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ ٱلسَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا ﴿٦٣﴾ ﴾ [الاَحزاب: 63]

اور فرمایا: "بعثت أنا والساعة كهاتين" (بخاری)

"میری بعثت اور قیامت دونوں (آپ نے اپنی انگلیوں کو پھیلا کر اشارہ فرمایا کہ) اس طرح ہیں۔"

قیامت کی نشانیاں صغریٰ اور کبریٰ میں منقسم ہیں۔ چنانچہ صغریٰ وہ نشانیاں ہیں جو لمبے زمانوں سے قیامت کا پیش

www.global-minbar.com/ur

www.global-minbar.com/ur

خیمہ ہیں۔ وہ معتاد رواں قسم کی ہوتی ہیں۔ ان میں بعض نشانیاں قیامت کی بڑی نشانیوں اور اہم امور میں سے ہیں جو قرب قیامت میں رونما ہوں گی اور وہ غیر معتاد قسم کی ہوں گی۔ جیسے دجال کا خروج وغیرہ۔

علامات قیامت کی اپنے ظاہر ہو نے کی حیثیت سے تین قسمیں ہیں:

ا۔ وہ جو ظاہر ہو کر ختم ہوگئیں۔

۲۔ وہ جو ظاہر ہوتی جارہی ہیں۔

۳۔ اوروہ جو اب تک ظاہر نہیں ہوئی ہیں۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(بعثت أنا والساعۃ کھاتین)

اور عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"أعدد ستا بین یدی الساعۃ" (بخاری:3176)

"قیامت سے پہلے چھ چیزوں کو یکے بعد دیگرے، شمار کرتے جاؤ، جیسے میری موت۔"

حضرت ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما جب حضرت ام ایمن سے ملنے گئے تو ان سے سوال کے جواب میں کہا گیا: آپ کی موت کے بعد آسمان سے وحی کا نزول رک گیا۔

اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت سے پہلے تاریک رات کے حصوں کی طرح فتنے نمودار ہوں گے۔ آدمی صبح کو مومن مسلمان ہوگا اور شام ہوتے ہی کافر۔ اسی طرح شام کو مومن ہوگا اور صبح ہوتے ہی کافر ہو جائے گا۔ ایسی حالت میں کہیں پر بیٹھا شخص کھڑے ہوئے آدمی سے بہتر ہوگا۔ کھڑا ہوا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ اس لیے اپنے تیروکمان کو توڑ ڈالو اور تلواریں پتھروں پہ مار دو۔ کوئی اگر میرے پاس تم میں سے آئے تو وہ اچھے آدمی جیسا ہو۔ (أحمد، أبوداود، وابن ماجۃ وحاکم)

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک کہ ایک آگ سرزمین حجاز سے روشن نہ ہوجائے۔ جو بصریٰ میں موجود اونٹ کی گردنوں تک کو روشن اور ظاہر کر دے گی۔ یہ آگ ساتویں صدی ہجری کے درمیان 654ھ میں ظاہر ہوچکی ہے۔ جو بڑی آگ تھی۔ علماء نے اس آگ کے بارے میں ظہور آتش والے زمانہ اور مابعد کے لوگوں کے حوالے سے بیان کیا ہے۔

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیا ن کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(إذا ضیعت الأمانۃ فانتظر الساعۃ) (بخاری)

"جب امانت کو برباد کردیا جانے لگے، تو پھر قیامت کا انتظار کرو۔"

www.global-minbar.com/ur

www.global-minbar.com/ur

دوسرا خطبہ:

إن الحمد لله، نحمده، ونستعينه، ونستغفره، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا، وسيئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله، أما بعد!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا یہ امت اس وقت تک فنا نہیں ہوگی جب تک آدمی اپنی بیوی کو اٹھا کر نہ لے جائے اور راستے میں نہ لٹادے۔ اس وقت لوگوں میں سب سے اچھا وہ ہوگا جو کہے گا کہ اس دیوار کے پیچھے اگر اسے چھپا لیتا تو بہتر ہوتا۔ (أبو یعلیٰ)

اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا : قیامت سے پہلے کی یہ نشانی ہے کہ سود عام ہوجائے گا۔ (طبرانی)

اور حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:آخر زمانہ میں زمین کا دھنسنا، آسمان سے پتھروں کی بارش کا ہونا اور صورتوں کا مسخ ہونا ہوگا۔ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول ! یہ کب ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا کہ جب گانے بجانے کے آلات اور گانے بجانے والیاں عام ہونے لگیں۔" (ابن ماجہ)

اور حضرت جبرئیل کی مشہور حدیث میں ہے کہ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ مجھے قیامت کی نشانیوں کی بارے میں ہی بتا دیجئے۔ تو آپ نے فرمایا: یہ ہے کہ باندی اپنی مالکن کو جنے گی اور یہ کہ ننگے پاؤں، ننگے جسم، محتاج بکری کے چرواہوں کو عمارتوں کے سلسلے میں باہم فخر کرتے ہوئے دیکھو گے۔ (مسلم)

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"لا تقوم الساعة حتى تظهر الفتن ويكثر الكذب وتتقارب الأسواق"

"قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک فتنے نہ ظاہر ہونے لگیں، جھوٹ نہ پھیلنے لگے اور بازار قریب قریب نہ ہونے لگیں۔" (أحمد)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ حَتَّىٰٓ إِذَا فُتِحَتۡ يَأۡجُوجُ وَمَأۡجُوجُ وَهُم مِّن كُلِّ حَدَبٖ يَنسِلُونَ ٩٦ ﴾ [الأنبياء: 96]

"یہاں تک کہ یاجوج اور ماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔"

اور فرمایا:

﴿ ۞وَإِذَا وَقَعَ ٱلۡقَوۡلُ عَلَيۡهِمۡ أَخۡرَجۡنَا لَهُمۡ دَآبَّةٗ مِّنَ ٱلۡأَرۡضِ تُكَلِّمُهُمۡ أَنَّ ٱلنَّاسَ كَانُواْ بِـَٔايَٰتِنَا لَا يُوقِنُونَ ٨٢ ﴾ [النمل: 82]

"جب ان کے اوپر عذاب کا وعدہ ثابت ہو جائے گا، ہم زمین سے ان کے لیے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرتا ہوگا کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں کرتے تھے۔"

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اس وقت ہم لوگ قیامت کا ذکر کر رہے تھے۔ تو آپ نے فرمایا: جب تک دس نشانیاں نہ ظاہر ہو جائیں ،

www.global-minbar.com/ur

قیامت قائم نہیں ہوگی۔

پچھم سے طلوع آفتاب، دجال کا خروج ، دھواں ہونا، زمین سے جانور کا نکلنا، یاجوج وماجوج کا کھول دیاجانا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خروج اور تین مقامات پر زمین کا دھنسایا جانا، ایک مشرق میں ایک مغرب میں ایک جزیرۂ عرب میں اور آگ جو عدن کی کھائی سے نمودار ہوگی جو لوگوں کو میدان محشر کی طرف لے جائے گی، لوگ جب سوئیں گے تو آگ بھی سوئے گی اور جب قیلولہ کریں گے تو وہ بھی قیلولہ کرے گی۔'' (ابن ماجہ)

اللہ کے بندو!یہ ہیں کچھ قیامت کی نشانیاں، تو کیا ہم نے قیامت کے لیے کوئی تیاری کی ہے؟ہم نے کیا عمل کیا ہے؟ کیا ہم نے اللہ سے توبہ واستغفار کیا؟ اے اللہ کے بندو! جان لیں کہ قیامت کی چھوٹی نشانیاں، اس کی بڑی نشانیوں کے نزدیک ہونے کی دلیل ہیں۔ وہ جب واقع ہوں گی تو قیامت بپا ہوگی۔ اس لیے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو۔ اپنے عمل کی اصلاح کرو اور قیامت کے لیے تیاری بھی۔ نیز جان لو کہ بلا شبہ قیامت آکر رہے گی۔

www.global-minbar.com/ur